

روزہ

لفظی اعتبار سے روزے (موسمی) کا مطلب ہے "رک جانا"
 "باز رہنا" اور "کھیر جانا"

شرعی اصطلاح میں اس سے مراد ہے "فحش سے
 اور صغیر تک کھانے پینے اور عمل عیاشی سے
 اور دیگر برائیوں سے مکمل طور پر اجتناب
 کرنا۔"

روزے کو اسلامی عبادات میں بہت اہمیت
 حاصل ہے۔ روزہ کی اہمیت کا اندازہ اس
 بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کو ارکان
 اسلام میں بنیادی رکبے کے طور پر تیسرے درجے
 پر رکھا گیا ہے۔

حضورؐ نے روزہ کی وضاحت کرتے ہوئے
 فرمایا:-

"پیر چیز کی زکوٰۃ، جسم کی زکوٰۃ روزہ
 ہے۔"

ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

"و لیس تم میں سے جو کوئی اس صیئ کو
 پاؤ گا اسے چاہئے روزہ رکھے" (البقرہ 185)
 روزہ ارکان اسلام میں تیسرا رکن سمجھا
 جاتا ہے۔ ساتھ ساتھ ایک منظم عبادت کا درجہ بھی

دکھتا ہے۔ روزہ سے مقصود تقویٰ کا حصول
 ہے تاکہ انسان کے اندر ایسی استعداد پیدا
 ہو سکے جیسے کہ ذریعے وہ گناہ کے خلاف
 مزاحم ہو سکے۔ تمام عبادات کی طرح روزہ
 بھی اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے بلکہ
 روزہ کے حوالے سے خالق ارض و سما کا یہ
 ارشاد ہے :-

”روزہ میرے لیے اور میں اس
 کا بدلہ خود دوں گا“

ایک صاحب فرمیں روزہ تربیت کا ایسا
 عملی نمونہ ہے کہ انسان کے اندر یہ احساس
 پیدا ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر
 کھانا پینے اور جماع جیسی حلال چیزوں کو
 چھوڑ دیتا ہے۔ اس طرح روزہ کے ذریعے
 انسان کے اندر صاحب کی رضا پر عمل کا
 جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

* روزہ کی اہمیت و فریضیت :-

== قرآن مجید میں روزہ کی اہمیت :-

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

”ان ائمان والو انتم یرزقون فیض
کے لئے ہیں جس طرح تم سے لوگوں
پر فیض کے لئے ہے۔ تاکہ تم پر سب کا
بن جاوے“ البقرہ ۱۸۳

”اور یہ کہ روزہ رکھنا مبارک ہے
بیشتر اگر تم جاننا“ البقرہ ۱۸۴

”رات تک روزہ پورا کرو“
البقرہ ۱۸۷
= احادیث طیبہ میں روزہ کی اہمیت :-

حدیث قدسیہ ہے۔

”روزہ صبر ہے اور میں نے اس
کی جزا دوں گا“

حضرت تمہارے۔

”جو روزہ رمضان کا ایک
روزہ بھی بغیر کسی عذرت چھوڑا اور پھر

تمام عمر روز رکھ تو اس (ایک روزہ)
کی تلافی نہیں ہو سکتی۔

فرمان رسول ﷺ :-

”بیر چیز کی زکوٰۃ جسم کی زکوٰۃ
روزہ ہے۔“

روزہ کے آداب :-

• روزہ ریاضت سے پاک ہو۔

روزہ سے تکریم

نفس، امدادِ باطنی اور عدل اجتماعی کے
مقابلہ اس وقت حاصل ہونے کے جب
روزہ دکھانے سے ریاضت سے پاک ہو
بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہو۔ کیونکہ
جب رضا الہی مقصود ہوتی ہے تو بندہ
گھٹنا اور محبتِ خبیثہ مقابلہ کام نہیں
کرتا، دکھانے کا کوئی بھی عمل نہ صرف
بربادی کا سبب ہے بلکہ ایک حدیث کی
روشنی میں یہ شرک پر مبنی ہے۔
”جس نے دکھانے کے روزہ لکھا
اس نے شرک لیا۔“

• روزہ خواستش نفس کے لئے نہ ہو۔
 یعنی روزہ کے لئے نفس کی خواست کو پورا کرنے کے لئے رکھا ہو۔ جسے مثال کے طور پر سوئے کہ تو اگر روزہ نہ رکھا تو لوگ کہیں گے کہ دیکھو اتنا محنت صفا اور نومذہبم کا حال بیونہ باوجود روزہ کا ایم فریقہ پورا نہیں کر رہا۔ اسے مقصد کا حامل روزہ بھی انسان کو تزکیہ نفس، امدادِ باطنی اور عدلِ اجتماعی جیسے ایم مقاصد سے آشنا نہیں ہونے دیتا۔

• روزہ کا مقصد اٹمان اور احتساب ذات ہے۔
 اگر روزہ کا مقصد اٹمان اور احتساب ذات ہو تو تزکیہ نفس، امدادِ باطنی اور عدلِ اجتماعی جیسے مقاصد کو بہت اہمیت سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔
 ارشادِ رسول ﷺ -

”جس نے اٹمان اور احتساب کے ساتھ رمضان میں قیام کیا اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں“

روزہ میں رکھتیں۔

(1) اگر کوئی شخص بیمار ہو اور اس میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو، یا روزہ رکھنے سے اس کے صحت کا بڑھنے کا اندیشہ ہو تو اسے رخصت ہے۔ کہ وہ روزہ نہ رکھے اور رمضان کے بعد مناسب وقت پر قضا کی یہی حکم مسافر کے لئے ہے۔
اقتدارِ باری تعالیٰ ہے۔

”تو تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو
تو اتنے روز اور دنوں میں رکھیں“

- (2) نابالغ اور مجنون پر روزہ فرض نہیں ہے۔
- (3) سفر میں روزہ رکھنے کی رخصت ہے بشرطیکہ اہل سنت کے مطابق سفر کم از کم تین منزل یعنی ۷۸ میل کی مسافت کا ہو اور منزل پر پندرہ دن سے زیادہ قیام کا ارادہ نہ ہو۔ سفر میں جتنے روزہ رہ جائیں گے بعد میں ان کی قضا کی عمر رسیدہ اور کمزور آدمی واجب تو روزہ نہ رکھے۔ اس بی وجہ فدیہ ادا کی فدیہ یہ ہے کہ پر روزہ کے بعد میں ایک

مسکین کو دو وقت کا کھانا کھلانے یا کھانے
 کے برابر جتنی حد
 (5) کے کو دو دو پلانے والی برائے کی رخصت ہے کہ
 رمضان کے روزے نہ رکھے تاکہ بچے کے کو دو دو
 میں بھی واقع نہ ہو۔ رمضان کے بعد
 ان روزوں کو قضا کرے

روزہ توڑنے کے نتائج :-

جان بوجھ کر روزہ توڑنے سے روح ذلیل
 طریقوں سے اس کی تلافی کرنا لازمی ہے

- 1- ایک عظیم آفادہ ہے، اگر یہ ممکن نہ ہو
- 2- 60 لوگوں کو کھانا کھلا کر یا لباس بنا کر
- 3- دو مہینے روزانہ روزہ رکھ کر

روزے کے روحانی اثرات :-

- 1- تقویٰ کا حصول :-
 خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ روزے اس
 لیے فرض کیے گئے ہیں تاکہ تم میں تقویٰ پیدا ہو۔
 روزے میں انسان گھنوع اور فراہ چیزیں
 تو کجا بعض حلال چیزوں سے بھی پرہیز کرتا ہے
 روزہ انسان کو برائیوں سے اجتناب کرنا
 سکھاتا ہے

2- ضبط نفس و روزے سے انسان کے اندر
 ضبط نفس کا ملک پیدا ہوتا ہے۔ روزہ
 ضبط نفس کی تربیت ہے۔ ضبط نفس کا ملک
 تعلقات اور دنیاوی امور میں کامیابی
 کا عناصر ہے۔

3- اخلاق :- روزے سے انسان کے اندر اخلاق
 پیدا ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسی عبادت ہے جو شخص
 نیک اور فدا کوئی معلوم ہوتی ہے۔ انسان
 تنہائی میں بھی مہنوی چیزوں سے پرہیز
 کرتا ہے۔ روزے میں دکھاوا، ریاکاری اور
 کوئی دنیاوی مفادات مقصود ہی نہیں ہوتے۔

4- ابر عظیم :- روزہ خالصاً اللہ کے لیے ہوتا ہے
 اس لیے اس کا اجر بھی عظیم ہے۔
 حدیث قدسی ہے :-

”روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس
 کی جزا دےں گا“

روزے کے اخلاقی اثرات :-

1) سیرت و کردار کی تعمیر :-

رمضان کی وجہ سے مسلمانوں کی سیرت و ~~قیام~~
 کردار کی تعمیر بہترین خطوط پر ہوتی ہے
 ان میں عبرت و عمل، برداشت، حب الہی،
 رشد، عبادت جیسی خوبیاں پیدا
 ہوتی ہیں اور انسان بہترین مسلمان بن
 جاتا ہے۔

(2) جنت کی طرف جانے کا راستہ ہے۔
 ماہ رمضان میں جب صوم روزہ رکھتا
 ہے تو اللہ کا قرب حاصل کرتا ہے اور
 جنت کی طرف جانے کا راستہ تلاش کر لیتا
 ہے۔
 حضورؐ فرمایا ہے۔

”جنت میں دروازہ ریاح ہے اس
 میں قیامت کے دن روزہ دار
 داخل ہوں گے“

(3) عبرت۔ رمضان مسلمانوں میں عبرت پیرا کرنے
 کا بہترین ذریعہ ہے جس کی وجہ سے
 انسان میں مشکلات سے مقابلہ کرنے
 کا حوصلہ پیدا ہوتا ہے۔

روز کے سماجی اثرات :-

(1) **بانی احساس و۔** جب ایک مسلمان روزہ رکھتا ہے تو اس میں بھوک پیاس کا احساس ہوتا ہے۔ وہ غریبوں، ناداروں، مسروں، صندوں کی مشکلوں کو سمجھتا ہے یعنی اس بابرکت مہینے کی وجہ سے ایک درس سماجی مذہبی جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

(2) **بہترین قوم کی تشکیل :-**

رمضان ایسا مہینہ ہے جو مسلمانوں میں ایک وقت عبور و تحمل، فاقہ، فیضانِ نفس، تقویٰ، پرہیزگاری جیسی خصوصیات پیدا کرتا ہے۔ اگر ان کی بہترین خطوط پر نشوونما کرتا ہے۔ جس سے بہترین قوم تشکیل پاتی ہے۔

(3) **بانی اتحاد، اتفاق کا مظہر :-**

دنیا میں ماہ رمضان ایک ہی وقت پر آتا ہے اور اس لحاظ سے پوری ملت اسلام عبادت، نیکیوں سے قربت بڑھاتا اور برائیوں کو ترک کرنے میں مصروف رہتی ہے۔ اس وجہ سے بین الاقوامی طور پر اتفاق، اتحاد، بانی

یگانگ کا نظریہ دیکھ کر کوہلیاں

خلاصہ بحث :-

روزہ کا مقصد تقویٰ کا

حصول ہے اس بار بار تقویٰ ہے۔
 ”تاہم پیرسزگار بن جاؤ“ تقویٰ بنیادی
 طور پر انسان کے اندر جو اب رہی کا احساس
 پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ محنت دن بند کو
 اتنے مالک کی بارگاہ میں تمام اعمال
 کے ساتھ پیش ہوتے اور وہاں اسی سے
 کورعایت نہیں ہوتی جی جی یہ بھی
 پیش نظر ہے کہ تقویٰ پر استقامت
 کے ساتھ کاربند رہنا میرے ساتھ تقویٰ ملان
 ہے اور میرے حقیقی طور پر روزہ سے حاصل
 ہوتا ہے۔ کیونکہ انسان کو روزہ کی حالت
 میں بہت ساری چیزوں کی مشق کرنی
 جاتی ہے۔